© rasailojaraid.com

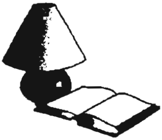

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

سید محمد ذوالکفل بخاری۔

روحانیت اور عوامی تحریک

(امامِ حریت مفتی عبدالرحیم پوپلزئیؒ کی روحانی زندگی کے حوالہ سے) مؤلف: ڈاکٹر عبدالجلیل پوپلزئی

قیمت مجلد: ۵۰ روپے . عام ایڈیشن: ۲۰ روپے

ناشر: علامہ عبدالرحیم پوپلزئی اکیڈمی پوپلزئی روڈ۔ کوچہ مولوی عبدالحکیم پوپلزئی۔ پشاور شہر

برصغیر پاک و ہند کے جہاد آزادی میں صوبہ سرحد کے مجاہدین کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ اس خطہ سے حاجی صاحب ترنگ زئی، فقیر ایپی، مولانا عُزیر گل، خان عبدالغفار خاں اور مولانا غلام غوث ہزاروی جیسے رجالِ کار پیدا ہوئے لیکن جو خصوصیت اور جو منزلت پوپلزئی خاندان کے حصہ میں آئی وہ اپنے رنگ میں بہت تاب ناک اور بہت منفرد ہے۔

مفتئ سرحد مولانا عبدالحکیم پوپلزئی، تحریک خلافت کے ایام میں ملک کے سیاسی افق پر نمایاں ہوئے۔ ایک مرحلہ پر انہوں نے جمعیت علمائے ہند صوبہ سرحد کا صدر بننا قبول فرمایا۔ پھر اپنی وفات (۱۹۳۳ء) تک وہ نہ صرف شریعت وطریقت کی درخشاں خاندانی روایات کی پاسداری فرماتے رہے بلکہ جنگ آزادی میں خوب دادِ شجاعت دیتے رہے۔ وہ ایک ایسے "مولوی" تھے جو بیک وقت کامیاب مقرر، شیخ طریقت، جید عالم دین، قادر الکلام شاعر اور قافلہ سالار حریت تھے۔ یہ انہی کا فیضانِ نظر اور انہی کے مکتب کی کرامت تھی کہ ان کے دو صاحبزادگان (یکے بعد دیگرے) ان کے جانشین ہوئے تو علم و بصیرت اور جہد و عمل کی روایات کو زبردست بڑھاوا ملا۔ بڑے بیٹے مفتئ سرحد۔۔۔ مولانا عبدالرحیم پوپلزئی کو حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کی شاگردی کا شرف ملا تو علم و نظر کی وسعت میں ایک خاص شان پیدا ہو گئی۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و تعلیمات سے خاص مناسبت اور معاصر دنیا اور اس کے نظریاتی و جغرافیائی حقائق پر ان کی مدبرانہ اور حکیمانہ نگاہ، انہیں ان کے ہم استاد رفیق مولانا عبیداللہ سندھیؒ سے کسی طرح بھی کم تر ثابت نہ کرتی تھی۔ ان کے خطبات اور نگارشات میں جو دقت نظر، محکمی دلائل اور زبان و بیان میں جو صفائی اور شستگی پائی جاتی ہے، وہ واقعہ میں حیرت انگیز ہے۔ مدت العمر، وہ جمعیت علمائے ہند کی صف اول میں شامل رہے، قید و بند کے مراحل سے بھی گزرے۔ مگر۔۔۔ "بڑھتا ہے ذوق جرم یہاں ہر سزا کے بعد" کی مثال بنے رہے۔

اسی طرح ان کے برادر اصغر، مفتئ سرحد مولانا عبدالقیوم پوپلزئی نے صوبہ سرحد میں مجلس احرار اسلام کا ڈنکا بجایا بلکہ بقول ظفر علی خاں۔۔۔ "حریتِ ضمیر کا ڈنکا بجادیا"! وہ ایک طویل عرصہ تک مجلس احرار اسلام کے سٹیج سے آزادی اور اسلام کی جنگ لڑتے رہے۔ (بقیہ صفحہ ۴۷ پر دیکھیں)

© rasailojaraid.com